ہندوستان کو حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین

(لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان مذہب)

ضمیمہ (۱)

منجملہ اُن الفاظ غیر مہذبانہ کی (جو بحث و تکرار مین نا انصاف مجادلین ایک دوسری کو کہدیتی ہین جن سے بضمن نمبر ۱۲ جلد ۴ مضمون (مناظرات مذہبی) مین ہم بدلایل رد کر چکی ہین - ایک لفظ وہابی ہی جو قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالون کو انکے مخالف کہدیتی ہین اور در حقیقت وہ اس لفظ کی مصداق اور وہابی نہین ہین -

اُنکو وہابی کہنا ایسا ہی جیسا انکا اپنے مخالفین کو بدعتی اور مشرک کہنا - اور بعض اہل سنت کا شیعہ کو رفضی کہنا - اور بعض اہل تشیع کا سنیون کو ناصبی یا خارجی کہنا ہی مگر حقیقت و انصاف کی نظر سے دیکھا جاوی تو یہہ بہی الفاظ و القاب غالباً بیمحل استعمال کیئے جاتے ہین - نہ اہل سنت بدعتی یا خارجی ہین - نہ اہل تشیع رفضی - نہ اہل حدیث ہندوستان کے وہابی -

بطور سب و شتم یا بطور حکم و افتا کسیکو کافر یا مشرک یا بدعتی بیدین کہدینا دوسرا امر ہے (جسکا بیان حکم اس مقام مین ہمارا مقصود نہین ہی اس بیان کے لیئی ایک اور مضمون بعنوان (کفر و کافر) عنقریب شایع ہونیوالا ہے) مگر کسیکا کوئی مذہبی لقب مقرر کرنا اور اسکو اس نام سی مخاطب کرنا تب ہی مناسب و زیبا ہی جبکہ وہ اس لقب کو اپنے لیئی پسند کرچکا اور اس نام سی اپنے اہل مذہب کو پکارتا ہو اور جو کوئی کسی لقب و نام کو اپنے لیئی پسند نکرے اور اُس سے تبری و تحاشی ظاہر کری اسکو اس نام سی پکارنا اور وہ اُسکا مذہبی لقب مقرر کرنا مناسب نہین ہی - اور نہ وہ اُسکا مذہبی لقب ہوسکتا ہی -

بناءً علیہ اہل سنت جو بدعت سے بیزار ہین اور ما انا علیہ و اصحابی کو اپنا اشعار رکہتے ہین بدعتی کہنا اور اہل تشیع کو جو رفض سے محترز ہین رافضی کہنا اور سنیون کو جو حب اہل بیت کو جزو ایمان جانتے ہین ناصبی کہنا اور اہل حدیث کو جو وہابیت سے تبری و تحاشی کرتے ہین وہابی کہنا اہل انصاف کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے اس مقام مین شیعہ و سنی کی باہمی زشت خطابی سے بحث مقصود نہین بلکہ صرف اہل سنت کے دو فرقے (جن مین ایک فریق اپنے مخالف کو وہابی کے نام سے پکارتا ہے دوسرا اسکو بدعتی کے نام سے یاد کرتا ہے) کے باہمی نا ملایم خطاب و تنابز بالالقاب سے روکنا٭ مدنظر ہے۔

پس والا اپنے بھائی موحدین متبعین سنت سید المرسلین کی خدمت مین ناصحانہ التماس ہے کہ اپنے اخوان دین اہل سنت و جماعت کو جو بعض فروع مین اُنسے اختلاف رکھتے ہین اور اصول عقاید مین اُنسے متفق ہین سنت و حدیث کو مانتے ہین بدعت کو بُرا جانتے ہین صرف ارتکاب بعض بدعات کے سبب (جو ناواقفی یا تاویل کی وجہ سے اُنسے سرزد ہوتی ہین) بدعتی لقب مقرر کرنا اور دائرہ اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا چھوڑ دین۔ اور اِس باب مین حضرت مولانا محمد اسمعیل دہلوی علیہ الرحمۃ (جنہون نے اس ملک ہند مین سنت کو بدعت سے ممیز کیا ہے اور توحید و اتباع کا طریق شہرۂ عام کیا ہے) کے قول کو ملاحظہ فرماوین۔ آپنے بیسیون امور کو جو اہل سنت زمانہ حال مین معمول و مروج ہین بدعت ٹھہرایا ہے۔ و مع ذلک یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہمارے ان باتون کو بدعت کہنے سے کوئی انکے مرتکبین کو جو اہل سنت کہلاتے ہین بدعتی نہ کہدے اور اُنکو دائرہ اہل سنت سے خارج نہ کردے۔ اسکی وجہ وہی ہے

٭ جس سے خدا تعالیٰ نے اس آیۃ سورہ حجرات مین منع فرمایا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو (ایسا کرنا فاسق ہوتا ہے) اور مومن ہوکر فاسق نام رکھنا برا ہے جو (اس سے) توبہ نہ کریگا وہ ظالم ہے۔

جو ہم نے بیان کی ہے ورنہ قاعدۂ مشہورہ قیام مبدا حمل مشتق کا موجب ہوا کرتا ہے
یہ کسی اور اہل علم پر مخفی نہیں ہے آپ کتاب ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت
الضریح چھاپہ قدیم دہلی کے صفحہ ۳۰ مین فرماتے ہین مسئلہ سادسہ باید دانست کہ
ہرچند در شرع شریف بسیاری از افعال واقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق شمردہ
اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخصی خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدہ
کفر و نفاق میدارد ہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعات است
کہ پارہ از آن بطریق نمونہ درین مقام ذکر کردہ شد۔ اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب
بدعت بر شخصی خاص ہمین معنی فہمیدہ میشود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد
پس بنا برآن تکلیف اقسام باقیہ از بدعۃ حقیقیہ و جمیع اقسام بدعۃ حکمیہ مرتکب آن مبتدع
و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ از معدود کردن بعضی[۲] افعال واقوال و اخلاق
از شعب کفر و نفاق مقصود ہمین ست کہ سامعین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ آنچہ در
قرآن مجید از احکام کفار و منافقین از قسم قتل[۳] و نہب و سبی و ترقیق و وضع جزیہ کہ
در حق کفار وارد شدہ و حرمت صلوۃ جنازہ و ممنوعیت زیارت قبور ایشان و نہی
از استغفار برائے اموات ایشان کہ در حق منافقین وارد شدہ بر صاحب افعال و
اقوال و اخلاق مذکورہ مطلقًا اجرا باید کرد۔ ہمچنین از تعداد اقسام بدعۃ درین
مقام مقصود ہمین ست کہ سامعین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب نمایند و راہ
سنت خالصہ اختیار کنند نہ آنکہ آنچہ در حدیث شریف از احکام مبتدعین و اہل البدعات
از قسم حبط اعمال ایشان و حرمت توقیر ایشان و اجتناب از عیادت ایشان و احتراز از
مجالسہ و مخالطت ایشان و ممنوعیت ابتداء و مصافحہ در کلام و سلام با ایشان ہر گاہ

۳ چنانچہ اُن افعال واقوال کی تفصیل مضمون (کفر و کافر) مین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
۴ اُن ہی شروط سے اور اُن ہی لوگون کے حق مین جنکی تفصیل نمبر ۶ و ۸ و ۹ جلد ۲ و نمبر ۱ جلد ۳ [illegible]
اشاعۃ السنہ مین ہوچکی ہے۔ اور بعض شروط کی تفصیل اس مضمون مین بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وہ بجز اہل سنت یا اہل حدیث یا جو اسکے معنی مین ہو کچہہ کہلانا نہین چاہتے اور اپنے لیئے وہابی لقب اور نام کو پسند نہین کرتے بلکہ اسکو اپنے حق مین طعن و توہین و دشنام سمجھتے ہین اور اس سے کمال تنفر و استنکاف و انکار رکھتے ہین۔

اس استنکاف و انکار پر انکو کئی وجوہات باعث ہین از آنجملہ ایک بڑی بہاری وجہ (جسکی طرف ہم اس مضمون مین اپنی دور اندیش گورنمنٹ کو توجہ دلانا چاہتے ہین) یہہ ہے کہ لفظ وہابی (گو لغت یا مذہب کے رو سے کچہہ ہی معنی رکہتا ہو) ایک مدت سے گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنیوالے کے معنے مین استعمال کیا جاتا ہے اور ان ہی معنی کو بعض لوگون نے اکثر آفیسران گورنمنٹ کو خیال مین جما کر انکو زمرہ اہل حدیث کی طرف سے بدظن کر رکہا ہے اور چونکہ اہل حدیث ہند ان معنی کا اثر و نشان اپنے گروہ مین نہین دیکھتے اور بغاوت گورنمنٹ کو جسکے ظل حمایت مین امن و آزادی سے بسر کرتے ہین اپنے مذہب و اعتقاد مین ناجائز جانتے ہین۔ اسلیئے وہ اس لفظ کو اس معنی کر اپنے حق مین استعمال کرنا دشنام و توہین خیال کرتے ہین اور اس سے استنکاف و انکار اپنا مذہبی اور ملکی فرض سمجھتے ہین جیسے ہر کوئی شریف نیک معاش لفظ مفسد و بدمعاش کو اپنی نسبت اطلاق ہونیکو دشنام و توہین سمجھتا ہے اور اس سے احتراز و انکار اپنا دنیاوی و شریفانہ فرض جانتا ہے۔

اسوجہ کے سوا چند وجوہات کہ جو اس انکار پر انکو باعث ہین۔ اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث کے ایک جلیل القدر رئیس و پیشوا سید محمد صدیق حسن خان بہادر نواب ریاست بہوپال نے (جنکو قصی درجہ عروج دین و دنیاوی کے علاوہ گورنمنٹ انگلشیہ مین بہی تقرب و اعتبار حاصل ہے اور انکا گورنمنٹ اور ملک کے لیئے خیرخواہ ہونا انکی عمدہ اور نمایاں کارروائیون سے ثابت ہے

ہیت رہیگا۔ انکو ضرر نہ دیگا۔ جو انکو رسوا کرنا چاہیگا یہانتک کہ قیامت کا وقت آئیگا۔

علی ابن مدینی نے کہا کہ یہہ حدیث والے لوگ ہین۔

جیسے جنگ کابل مین روپیہ و رفیق سے مدد دینا (۲) سال تک سرکاری فوج متعینہ چہاونی سیہور (کذا)

[illegible]

اما ما از ایمه مذاهب منسوب می کنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی روا می داریم پس تقلید محمد بن عبدالوهاب و اتباع بعضی چه دوم آنکه انتحال مذهبی از مذاهب صورت نمی بندد مگر بطریق تلمذ یا ارادت یا اتحاد وطن و نحو آن و در هندوستان مسلمانی از علماء و جهلا معلوم نمیشود که شاگرد صاحب نجد یا مرید یا همو طن او باشد پس دخول هندیان در مذهب و طریقه او چه قسم متصور تواند شد سبحانک هذا بهتان عظیم سیوم آنکه محمد بن عبدالوهاب مذکور در از زمانه دراز گذشته که ازین جهان فانی بدر رو کرده احدی از اولاد و احفاد او خود در وطن وی باقی نیست که داعی باشد بسوی نحله خود و مردم هند این مذهب را از وی انتحال نمایند دیر باز است که فتنه صاحب نجد سر در گریبان عدم کشیده و عامر داری و نام فخر داری از کسان او باقی نمانده پس مذهب مسلمانان هند را بدامن طریقه او بستن خون انصاف از رگ اندیشه باطل چکانیدن است بین تفاوت ره نجد کجا و هند کجا چهارم آنکه انتحال مذهبی از مذاهب گاهی بطریق استفاده از کتب صاحب آن مذهب هم می باشد چنانکه مذهب حنفیه هند ماخوذ است از کتب اصحاب این مذهب و مذهب + مبتدعه هند ماخوذ است از کتب مبتدعین و صحبت مشرکین و این دسیسه نیز در میان مسلمانان موحدین هند ثابت نمیتواند شد زیرا که هیچ کتابی از کتب مولفه صاحب نجد در مدارس هند و در زمره علمائے ۲ این مملکت موجود و مروج نیست تا میتوان گفت که استفاده وهابیت از آن کتاب کرده اند بلکه چنانکه مردم هند بیشتر حنفی مذهب اند و بعضی شیعه همچنین نجد مذکور متمذهب بمذهب حنبلی بود خود وی ایجاد کدام مذهب و دعوت بسوی کدام تحت

\+ یہہ لفظ بالمقابلہ بولا گیا ہے ورنہ مولف کو مسلک اعتدال سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے ساتھہ کسی سے تخاطب انکو دل سے پسند نہیں ہے۔

۲ اور جو اسکے رسایل اب چھپے ہیں وہ زمرہ علماء میں مستند اور عام مروج نہیں ہیں۔